السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض حاملہ عورتوں کا جنین ساقط ہوجاتا ہے۔کئی جنین ایسے ہوتے ہیں۔جن کی تخلیق مکمل ہوچکی ہوتی ہے۔اور بعض ایسے ہوتے ہیں۔جن کی تخلیق ابھی مکمل نہیں ہوئی ہوتی امید ہے کہ آپ یہ وضاحت فرمایئں گے کہ ان دونوں صورتوں میں نماز کا کیا حکم ہوگا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب عورت ایسے جنین کوساقط کرے جس کا سر ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء بن چکے ہوں تو وہ نفساء (نفاس والی) ہے۔اس کے لئے وہی احکام ہوں گے جو نفاس کے ہیں۔وہ طہارت یا چالیس دن سے پہلے نماز پڑھے گی نہ روزہ رکھے گی۔اوراس کے شوہر کےلئے اس سے مقاربت حلال ہوتی اگر وہ چالیس دنوں سے کم میں طاہر ہوجائے تو اس کےلئے غسل نماز اور رمضان کے روزے واجب ہوں گے۔اوراس کے شوہر کےلئے اس سے مقاربت حلال ہوگی۔

نفاس کی کم سے کم مدت کی کوئی حد نہیں اگر وہ ولادت کے دس دن بعد یا اس سے کم زیادہ دنوں میں پاک ہوجائے تو اس کےلئے غسل کرنا واجب ہوگا۔اوراس کےلئے طاہر عورتوں کے احکام ہوں گے۔اوروہ خون جو چالیس دنوں کے بعد دیکھے وہ فاسد خون ہوگا۔اس کی موجودگی میں وہ نماز روزہ کرسکتی ہے۔اوراس کے شوہر کےلئے مقاربت بھی حلال ہے۔مستحاضہ کی طرح اسے ہر نماز کے وقت میں وضوء کرنا ہوگا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت جیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔۔۔جب وہ مستحاضہ تھیں۔۔۔سے فرمایا کہ:

وتوضي لوقت كل صلاة (''ہر نماز کے وقت میں وضوء کرو۔''(1)

اور چالیس دنوں کے بعد اگر ماہانہ معمول یعنی حیض شروع ہوجائے تو اس کےلئے حیض کا حکم ہوگا یعنی اس کےلئے طہارت سے پہلے نماز روزہ اور جنسی عمل حرام ہوگا۔

اگر ساقط ہونے والے جنین میں عمل تخلیق ابھی تک واضح نہ ہوا ہو یعنی ابھی تک وہ گوشت کا لوتھڑا سا ہو اس میں ہاتھ پاؤں نمایاں نہ ہوئے ہوں یا ابھی تک صرف خون ہی ہو تو اس کےلئے حیض ونفاس کا نہیں بلکہ مستحاضہ کا حکم ہوگا یہ نماز پڑھے گی۔رمضان کے روزے بھی رکھے۔گی۔اس کے شوہر کےلئے وظیفہ زوجیت بھی حلال ہوگا اسے ہر نماز کے

وقت میں وضوء کرنا ہوگا مستحاضہ کی طرح روئی وغیرہ کے ساتھ خون کو گرنے سے روکنا ہوگا حتیٰ کہ وہ پاک ہوجائے اسے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھنے کی بھی اجازت ہے۔اس کےلئے ظہر عصر مغرب وعشاء اور صبح کی نماز کےلئے غسل کرنے کا بھی حکم ہے۔جیسا کہ اس سلسلے میں حدیث حمنہ بنت جحش سے ثابت ہے کیونکہ اس صورت میں اہل علم کے نزدیک یہ عورت مستحاضہ کے حکم میں ہے۔

---

(1)امام شوکانیؒ فرماتے ہیں۔کہ ''ان الرواية لكل صلاة لالوقت كل صلاة'' روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ہر نماز کےلیے وضو کرو۔یہ الفاظ نہیں ہیں کہ ہر نماز کے وقت کےلئے وضوء کرو۔نیل الاوطار جلد:1ص:275امام شوکانیؒ کی یہ بات درست ہے۔چنانچہ ملاحظہ فرمایئں۔(سنن ابن داؤد کتاب الطهارة باب من قال تغتسل من طهر الى طهرح:298)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ](#)

ج1ص324

محدث فتویٰ